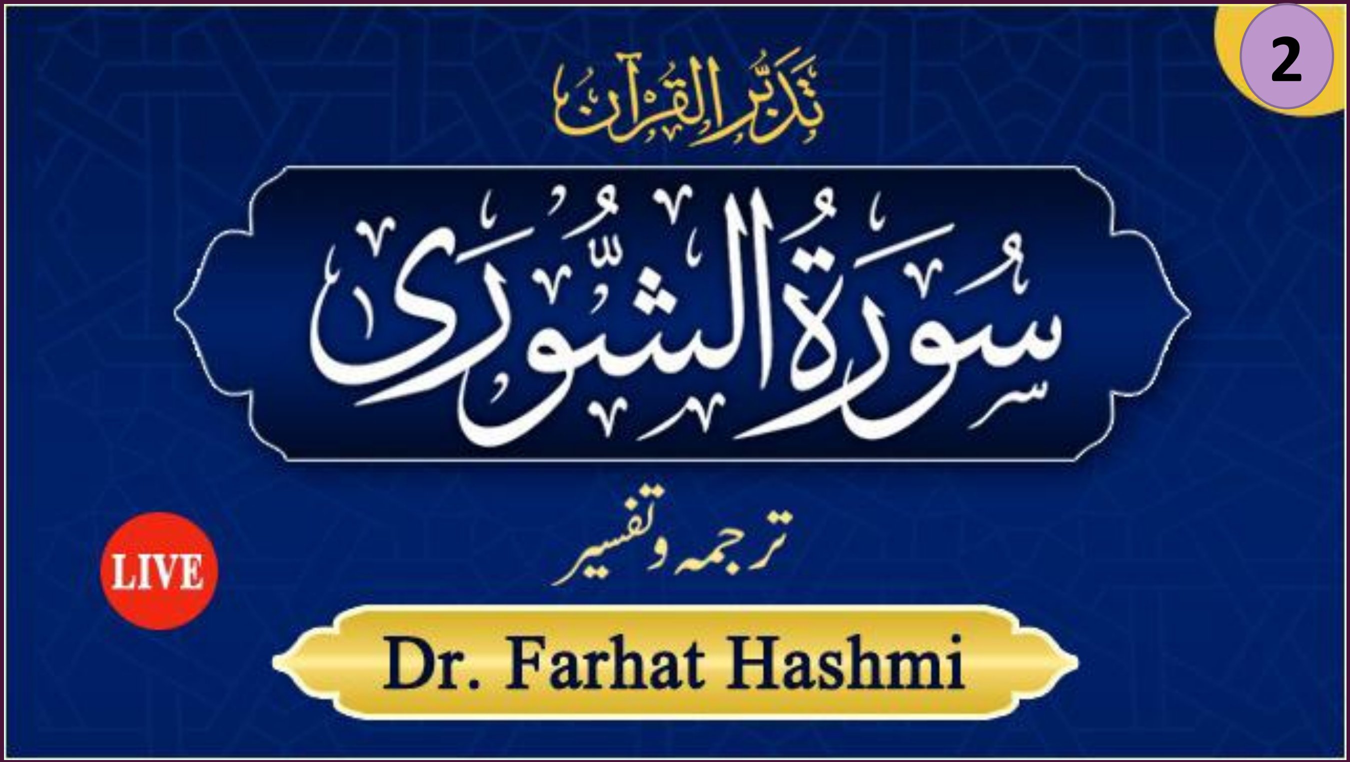
2
تدبر القرآن
سورة الشورى
ترجمہ و تفسیر
LIVE
Dr. Farhat Hashmi

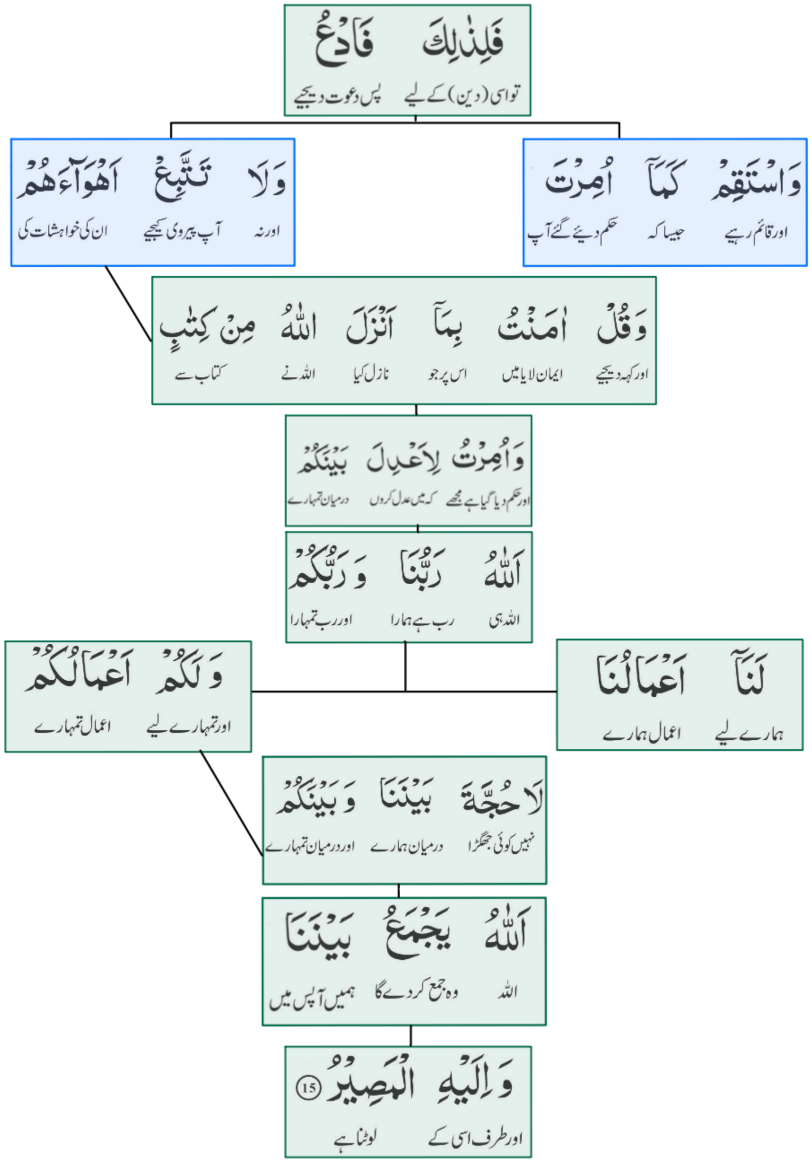
فَلِذٰلِكَ فَادْعُ
تو اسی (دین) کے لیے پس دعوت دیجیے
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ
اور قائم رہیے جیسا کہ حکم دیئے گئے آپ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
اور نہ آپ پیروی کیجیے ان کی خواہشات کی
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ
اور کہہ دیجیے ایمان لایا میں اس پر جو نازل کیا اللہ نے کتاب سے
وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ
اور حکم دیا گیا ہے مجھے کہ میں عدل کروں درمیان تمہارے
اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ
اللہ ہی رب ہے ہمارا اور رب تمہارا
لَنَآ اَعْمَالُنَا
ہمارے لیے اعمال ہمارے
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
اور تمہارے لیے اعمال تمہارے
لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
نہیں کوئی جھگڑا درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے
اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا
اللہ وہ جمع کردے گا ہمیں آپس میں
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ⑮
اور طرف اسی کے لوٹنا ہے

دس مستقل کلمات

(1)- فَلِذَلِكَ فَادْعُ

(2)- وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ

(3)- وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ

(4)- وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ

(5)- وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ

(6)- اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ

(7)- لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ

(8)- لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

(9)- اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا

(10)- وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ

"فَلِذٰلِکَ فَادع" یہ اسمِ اشارہ اس چیز کی طرف لوٹتا ہے جس کے بارے میں پہلے گفتگو ہو چکی ہے یعنی تفرقہ بازی کی مذمت اور دین کو قائم کرنے کا حکم۔

یعنی اس مقصد کے لیے کہ ہم نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں کو دین کو قائم کرنے کی دعوت دیں اور اختلاف اور تفرقہ بازی سے منع کریں، اس مقصد کے لیے آپ لوگوں کو اس حق کی طرف دعوت دیں جس حق کے ساتھ ہم نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے۔

اور ہم نے آپ ﷺ کو یہ حکم بھی دیا ہے کہ آپ انہیں کلمہ توحید پر جمع کریں اور یہ کلمہ توحید ان کو ایسا بنا دے گا کہ وہ اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔[الوسیط لطنطاوی]

نبی ﷺ کے بھیجے جانے کا مقصد

"فَلِذٰلِکَ فَادْعُ" یعنی یہ دین جس کی ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی اور جس کا آپ ﷺ سے پہلے ان تمام انبیاء ومرسلین کو حکم دیا تھا جن کی ایسی بڑی بڑی شریعتیں تھیں جن کی اتباع کی جاتی تھی، مثلاً: اولوالعزم اور دیگر پیغمبر،

پس آپ ﷺ اس دین کی طرف لوگوں کو بلائیں۔[ابن کثیر]

دین کی دعوت دینے کی اہمیت

سب سے افضل عمل

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (فصلت: 33)

اور اس شخص سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیے اور کہا کہ میں فرمابرداروں میں سے ہوں۔

قرآن کے نزول کا مقصد

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ (الأنعام:19)

اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے، تاکہ میں تمھیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور اسے بھی جس تک یہ پہنچے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ

نبی ﷺ کو آغاز وحی میں ہی تبلیغ کا حکم

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ () قُمْ فَأَنْذِرْ (المدثر 2–1)

اے کمبل میں لپٹنے والے! اٹھ کھڑا ہو، پس ڈرا۔

نبی ﷺ کو داعی بنا کر بھیجا گیا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا () وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا

(الأحزاب:45-46)

اے نبی! بے شک ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے اذن سے اور روشنی کرنے والا چراغ۔

نبی ﷺ کو معلم بنا کر بھیجا گیا

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (البقرة:151)

جس طرح ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں میں سے بھیجا ہے، جو تم پر ہماری آیات پڑھتا اور تمھیں پاک کرتا اور تمھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور تمھیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

امت محمد ﷺ کے بھیجے جانے کا مقصد

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ (آل عمران:110)

تم سب سے بہتر امت ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا کچھ لوگوں کو دعوت دین کے لیے نکلنے کا حکم

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (التوبة:122)

اور ممکن نہیں کہ مومن سب کے سب نکل جائیں،سو ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہ نکلے، تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور تاکہ وہ اپنی قوم کو ڈرائیں،جب ان کی طرف واپس جائیں، تاکہ وہ بچ جائیں۔

نبی ﷺ کا اپنی امت کے لیے حکم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً [صحیح البخاری:3461]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ اگرچہ وہ ایک آیت (پر مشتمل) ہو۔

نبی ﷺ کا اپنی امت کے لیے حکم

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عليهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ دماءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ... وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا أَلَا لِيُبَلِّغ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ [صحيح البخاری:105]

(ایک مرتبہ)ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال۔۔۔اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں۔ جس طرح تمہارے آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں۔ سن لو! تم میں جو حاضر ہے وہ یہ خبر غائب کو پہنچا دے۔

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک دوسرے کو علم سکھانے کی وصیت کرنا

عَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُول اللَّه ﷺ قَالَ سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَقُولُوا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًابِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاقْنُوهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا اقْنُوهُم قَالَ عَلِّمُوهُمْ [سنن ابن ماجه:247]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے۔ تو جب تم انہیں دیکھو تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وصیت کے مطابق ان کو مرحبا، خوش آمدید کہنا۔ اور انہیں وہ چیز دو جو ذخیرہ کیے جانے کے قابل ہے۔

(امام ابن ماجہ کے استاد محمد بن حارث فرماتے ہیں) میں نے (اپنے استاد) حکم (بن عبدہ) سے پوچھا قابل ذخیرہ چیز دینے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا (اس کا مطلب ہے) کہ انہیں علم سکھاؤ۔

داعی کے لیے نبی ﷺ کی دعا

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَبَلَّغَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ [سنن ابن ماجة:232]

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے، جس نے ہم سے کوئی بات سنی، پھر اسے (دوسروں تک) پہنچایا، بعض اوقات پہنچانے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔

داعی کے لیے نبی ﷺ کی دعا

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال خطبنا رسول الله ﷺ بمسجد الخيف من منى فقال نضر الله امرأ سمع مقالتي فحفظها ووعاها وبلغها من لم يسمعها ثم ذهب بها إلى من لم يسمعها [صحيح الترغيب والترهيب:91]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف میں منی کے اندر ہمیں خطبہ دیا پس فرمایا: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر حفظ کیا اور اسے یاد رکھا۔ اور اس شخص کو پہنچایا جس نے نہیں سنا، پھر اس شخص کی طرف بھی گیا جس نے نہیں سنا۔

اللہ تعالی اور اس کی تمام مخلوق کا داعی کے لیے دعائے خیر کرنا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ [سنن الترمذی:2685]

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یقینا اللہ، اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں والے اور زمینوں والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور حتی کہ مچھلیاں (بھی) اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔

تمام مخلوق کا داعی کے لیے استغفار کرنا

أنَّ رسول الله ﷺ قال:صاحب العلم يستغفر له كل شيء حتى الحوت في البحر [صحيح الجامع الصغير:3753].

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:علم والوں کے لیے ہر چیز (بخشش کی)دعا کرتی ہے حتی کے سمندر میں مچھلیاں بھی۔

دین کی تعلیم دینے والے سب سے بہترین لوگ

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

[صحيح البخاري:5027]

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اس کی تعلیم دے۔

ایک شخص کی ہدایت کا سبب بننا سرخ اونٹوں سے افضل

فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ [صحيح البخاري:3701]

(غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا اور کہا) اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔

صدقہ جاریہ بننے والا عمل

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ إِلاَّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ [صحيح مسلم:4310]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جائے تو اس سے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے (وہ منقطع نہیں ہوتے)

(1)۔صدقہ جاریہ

(2)۔یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے

(3)۔یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

ہر انسان خسارے میں ہے سوائے تین کام کرنے والوں کے

وَالْعَصْرِ () إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ () إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر: 3-1)

زمانے کی قسم! کہ بے شک ہر انسان یقیناً گھاٹے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

103 سُوْرَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ①
قسم ہے زمانے کی

اِنَّ الْاِنْسَانَ
بے شک انسان

لَفِيْ خُسْرٍ ②
یقیناً خسارے میں ہے

اِلَّا الَّذِيْنَ
سوائے ان لوگوں کے جو

اٰمَنُوْا
ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور انہوں نے عمل کیے نیک

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ
اور ایک دوسرے کو تلقین کی حق کی

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③ ع
اور ایک دوسرے کو تلقین کی صبر کی

علم آگے بیان نہ کرنے والے کی مذمت

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل الذي يتعلم العلم ثم لا يحدث به كمثل الذي يكنز الكنز ثم لا ينفق منه [صحيح الترغيب والترهيب:122]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:وہ شخص جو علم حاصل کرے اور پھر اسے بیان نہ کرے،اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس سے خرچ نہیں کرتا۔

...وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ...

نبی ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کو استقامت کا حکم

"وَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ" یعنی آپ ﷺ بھی اور آپ کی اتباع کرنے والے بھی، اللہ کی عبادت پر قائم رہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے آپ کو حکم دیا ہے۔[ابن کثیر]

استقامت سے مراد

"اَلاِستِقَامَۃ" کا معنی سیدھا اور درست ہونا ہے۔

اور "س" اور "ت" مبالغہ کے لیے ہے جیسا کہ " اَجَابَ " اور "اِستِجَاب " ہے، دونوں کا معنی قبول کرنا ہی ہے۔

یہاں سیدھا اور درست ہونے سے مراد مجازی اعتدال ہے یعنی نفسانی چیزوں میں تقویٰ اور بہترین اخلاق اختیار کرنا۔

اور استقامت کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس پر ہمیشہ قائم رہیں،

اور اس میں اشارہ ہے کہ حق کی طرف دعوت دینا اس وقت مکمل ہوتی ہے جب دعوت دینے والے کی ذات اعتدال پر قائم ہو۔

[ابن عاشور]

استقامت کی اہمیت

استقامت کی عظیم منزلت کی وجہ سے اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس کا حکم دیا:

اللہ تعالی نے فرمایا: فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ [هود:112]

پس تم ثابت قدم رہو، جیسے تمہیں حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جنھوں نے تمہارے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو، بے شک جو کچھ تم کرتے ہو، وہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔

ایمان لانے کے بعد استقامت اختیار کرنے کا حکم

عَنْ أَبِي عَمْرٍو --- سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِىْ اللهُ عَنْه قَالَ:"قُلْت:يَا رَسُولَ اللَّهِ!قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ؛ قَالَ: قُلْ:آمَنْتَ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ". [صحیح مسلم:38]

ابو عمرو سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اسلام کے حوالے سے کوئی ایسی بات بتادیجیے کہ مجھے آپ کے بعد کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: آمَنْتُ بِاللّٰہِ (میں اللہ پر ایمان لایا) پھر (اس پر) ثابت قدم رہو۔

دل کی حالت کے بدلتے رہنے کی وجہ سے استقامت کی ضرورت

قَالَ رَسُولُ اللَّه ﷺ إِنَّمَا سُمِّيَ الْقَلْبُ من تَقَلُّبه إِنَّمَا مَثَلُ الْقَلْب كَمَثَلِ رِيشَةٍ مُعَلَّقَةٍ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ [مسند أحمد:19661]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک (دل کو) قلب اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ پلٹتا رہتا ہے اور دل کی مثال تو اس پر کی سی ہے جو کسی درخت کے تنے کے ساتھ لٹکا ہو اور ہوا اسے الٹ پلٹ کرتی رہتی ہو، کبھی سیدھا کبھی الٹا۔

موت تک استقامت کا حکم

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (الحجر:99)

اور اپنے رب کی عبادت کیجئے تا آنکہ آپ کے پاس یقینی بات (موت) آجائے۔

موت تک استقامت کا حکم

وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ (آل عمران:102)

اور تم ہرگز نہ مرو، مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔

انبیاء کی دین پر جمے رہنے کی فکر

ومِن دَأب الصادقين: الخوفُ على إيمانهم من النقصِ أوِ الزوال، إبراهيمُ – عليه السلام – حطَّم الأصنامَ بيديه، ومَع هذا يَدعُو ربّه وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ [إبراهيم: 35] [الخطبة ، الفتن وثبات القلب]

سچے لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں اپنے ایمان کی کمی یازوال کاخوف رہتاہے۔ابراہیم علیہ السلام جنہوں نے اپنے ہاتھ سے بت توڑے اس کے باوجود وہ اپنے رب سے دعا کرتے ہیں : وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ اور مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی (اس بات سے) بچائے رکھنا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ [الخطبة، الفتن وثبات القلب]

یوسف علیہ السلام کی دعا

ويُوسف عليه السلام يدعُو إلى التوحيد ويقول تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ [يوسف: 101] [الخطبة ، الفتن وثبات القلب]

یوسف علیہ السلام جو توحید کی دعوت دیتے تھے وہ کہتے ہیں

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

اسلام پر میرا خاتمہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر لے۔

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

أَنْتَ وَلِيِّى فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِى بِالصَّالِحِينَ

استقامت سے ہٹنے والے کی مثال

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ () وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (الاعراف:176-175)

اورانہیں اس شخص کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا کیں وہ ان سے صاف نکل گیا۔ پھر شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا۔ چنانچہ وہ گمراہ ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان کے ذریعے بلند کر دیتے مگر وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا۔ ایسے شخص کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو بھی ہانپتا ہے اور نہ کرے تو بھی ہانپتا ہے ۔ یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا۔ ایسے قصے (ان سے) بیان کرتے رہو شاید یہ لوگ کچھ غور و فکر کریں۔

استقامت کے فائدے

خوف و غم سے نجات ملنا

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ () أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الاحقاف:14-13)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا کہ ہمارارب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے،تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہ لوگ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں رہنے والے،اس کے بدلے کے لیے جو وہ کیا کرتے تھے۔

فرشتوں کا ساتھ ملنا اور جنت کی خوش خبری

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (فصلت:30)

بے شک وہ لوگ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر خوب قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔

إن الذينَ قَالُوا رَبنا
الله ثُم استقامُوا تتنزلُ عَليهمُ الملائكةُ ألا
تخَافُوا ولا تحْزنُوا وأبشرُوا بالجنةِ
التي كُنتم تُوعَدُون،

دنیا میں استقامت کی وجہ سے قبر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق ملنا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ [صحیح مسلم:7398]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ آیت (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ) قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔اس (میت) سے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔تو یہی اللہ عزوجل کے فرمان (کا معنی) ہے (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) کہ اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے دنیا و آخرت کی زندگی میں قول ثابت کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے۔

دنیا میں استقامت کی وجہ سے قبر میں ثابت قدم رہنے کی توفیق ملنا

عَنْ عَائشَةَ رَضيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّه تُبْتَلى هَذه الْأُمَّةُ فى قُبُورهَا فَكَيْفَ بي وَأَنَا امْرَأَةٌ ضَعيفَةٌ؟ قَالَ يُثبتُ اللَّهُ الَّذين آمَنُوا بالْقَوْلِ الثَّابتَ في الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخرَةِ [صحيح الترغيب والترهيب:3554]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جاتی ہے تو میرا کیا حال ہو گا میں تو کمزور عورت ہوں!۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں قول ثابت کے ساتھ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔

استقامت کے حصول کی دعائیں

استقامت کے حصول کی دعا

رَبَّنَا لا تُزِغْ قُلُوبنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

(آل عمران:8)

اے ہمارے رب ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔ بلاشبہ تو ہی سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

استقامت کے حصول کی دعا

اللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِینَ وَأَحْیِنَا مُسْلِمِینَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِینَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُونِینَ

[مسند احمد:14592]

اے اللہ ! ہمیں حالت اسلام میں موت عطا فرما حالت اسلام میں زندہ رکھ اور نیک لوگوں میں شامل فرما کہ ہم رسوا نہ ہوں اور نہ ہی کسی فتنے کا شکار ہوں۔

اللَّهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَحْيِنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ مَفْتُونِينَ

اے اللہ !ہمیں حالت اسلام میں موت عطا فرما حالت اسلام میں زندہ رکھ اور نیک لوگوں میں شامل فرما کہ ہم رسوا نہ ہوں اور نہ ہی کسی فتنے کا شکارہوں

[مسند احمد:14592]

Alhuda International 2020

استقامت کے حصول کی دعا

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ [مسند احمد:26679]

اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے۔

استقامت کے حصول کی دعا

اللَّهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ [صحیح مسلم:6921]

اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے۔

استقامت کے حصول کی دعا

اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لاَ يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ يَمُوتُونَ [صحیح مسلم:7074]

اے اللہ! میں نے تیری فرمانبرداری کی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے جہاد کیا اے اللہ !میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیرے سوائے کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کر دے تو زندہ ہے جسے موت نہیں اور جن وانس سب مر جائیں گے۔

... وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ...

"وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ "کا معنی

"وَلا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ" یعنی مشرکین کی خواہشات کی۔جنھوں نے جھوٹ کو بنیاد بناتے ہوئےاور جھوٹی باتیں گھڑتے ہوئے بتوں کی عبادت شروع کر رکھی ہے۔[ابن کثیر]

"أَهْوَاءَهُمْ کی وضاحت

"الأَهْوَاءُ"۔۔"هَوَى" کی جمع ہے اور اس کا مطلب ہے محبت،

اور اکثر یہ لفظ ایسی چیزوں کی محبت کے لیے استعمال ہوتا ہے جن میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا،

اس کا مطلب ہے کہ ان کو حق کی طرف دعوت دیں اگرچہ وہ اس کو ناپسند کریں اور آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی حق پر قائم ہو جائیں اگرچہ اہلِ کتاب آپ ﷺ کے ساتھ دشمنی کریں۔

کیونکہ وہ اس بات کو ہی پسند کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ان کی ملت کی پیروی کریں۔[ابن عاشور]

...وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ...

اختلاف کے علاج کے لیے۔

" وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنزلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ "کامعنی

"وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنزلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ" یعنی انبیائے کرام پر آسمان سے نازل ہونے والی تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں اور ہم انبیاء میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔[ابن کثیر]

... وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ...

فیصلے کرنے میں عدل سے کام لینے کا حکم

"وَأُمِرْتُ لأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ"

یعنی فیصلہ کرنے میں۔ جیسا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔[ابن کثیر]

فیصلے کرنے میں عدل سے کام لینے کا حکم

یعنی ہر معاملہ میں عدل کرو، حتی کہ اللہ عزوجل کے ساتھ معاملہ میں بھی عدل واجب ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل:90)

بے شک اللہ عدل اور احسان کی نصیحت کرتا ہے۔

فیصلے کرنے میں عدل سے کام لینے کا حکم

تحقیق علماء رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ اگر مسلمان اور کافر کسی جھگڑے میں قاضی کے حاضر کیے جائیں تو قاضی پر واجب ہو گا کہ ان دونوں کے درمیان عدل کرے

ان کے بیٹھنے میں، ان کی طرف دیکھنے میں، ان سے گفتگو میں، یعنی گفتگو میں کافر سے سختی سے بات نہ کرے اور اس کی طرف نفرت سے نہ دیکھے بلکہ اس کے ساتھ اسی طرح معاملہ کرے جیسے وہ مسلمان کے ساتھ معاملہ کرتا ہے

کیونکہ عدل واجب ہے اور یہ جائز نہیں ہے کہ فیصلہ کے مقام پر ہم فلاں اور فلاں کے درمیان فرق کریں۔ اس لیے اللہ تعالی نے فرمایا: "وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ"

... اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ...

ٱللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ أَعْمَٰلُنَا وَلَكُمْ
أَعْمَٰلُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ
ٱللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ ٱلْمَصِيرُ ١٥

فيجازى كلا بعمله

"اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ" یعنی وہی معبود حقیقی ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنے اختیار سے اس کا اقرار کرتے ہیں۔

اور اگر تم اپنے اختیار سے اس کا اقرار نہ بھی کرو تو کائنات کی ہر چیز اطاعت کرتے ہوئے اور اپنے اختیار سے اس معبود حقیقی کے آگے سجدہ ریز ہے۔[ابن کثیر]

سب اپنے اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہیں

"لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ" یعنی ہم تم سے بری ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ (یونس:41)

اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو کہہ دیجیے میرے لیے میرا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل، تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو۔ [ابن کثیر]

سب اپنے اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہیں

قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ (سبأ:25)

کہہ دے نہ تم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو ہم نے جرم کیا اور نہ ہم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔

... لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ...

" لا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ " کا معنی

" لا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ "مجاہد کہتے ہیں: یعنی کوئی جھگڑا نہیں۔[ابن کثیر]

اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (15)

اللہ کا قیامت کے دن سب کو جمع کرنا

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ (سبأ:26)

کہہ ہم سب کو ہمارا رب جمع کرے گا، پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہی خوب فیصلہ کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ [ابن کثیر]

قیامت کے دن سب کو جمع کرنے کا مقصد

"وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ" یعنی قیامت کے دن اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔[ابن کثیر]